۱۳ است انسا نمین جو ہوتا ہے اسیر — شیر بنجاتا ہے مسکین گربہ وار

فیل کے آگے بشر کیا ہین مگر — دابکر ہوتے ہین گردن پر سوار

ہین بشر اہل زمین پر انیہ ہے — حال برج و نجم گردون آشکار

بیٹھہ کر یہان سے ہزارونکوس تک — صاف باتونکا لگا دیتے ہین تار

الغرض انسان کے علم و عقل مین — ہین کرامات اسطرح کے بیشمار

علم سے معقول بنتا ہے بشر — علم سے ہوتا ہے انسان ہوشیار

ہر بنی آدم بدولت علم کے — خلق مین ہوتا ہے صاحب اعتبار

علم کرتا ہے درست اخلاق کو — طبع مین آتا ہے خلق و انکسار

نام اہل علم کا مٹتا نہین — رہتی ہے تصنیف اونکی یادگار

ہوتے ہین جو اہل علم و باکمال — قدردان ہوتا ہے اونکا تاجدار

کاش دانش تو بھی ہوتا ذی کمال
کرتا تیری قدر تیرا تاجدار

آصف سادس نظام الملک عہد
میر محبوب علیخان شہریار

معدن فیض و عطا کان کرم
بندہ پرور سایۂ پروردگار

آبیار گلستان خسروی
آفتاب آسمان اقتدار

حاکم گبر و مسلمان و ہنود
مہرور پیر و جوان و شیر خوار

جان عالم دلربا محبوب خلق
نامدار و کامگار و بختیار

شیر افگن تیغ زن والا ہمم
جرم بخش و باجگیر و تاجدار

عادل و باذل رحیم و کارساز
ضابط و صابر حلیم و بردبار

آمر زہد و صلاح و اتقا
ناہی نہی و فساد و قمار

کیون نہ یہ اوصاف او دیتا نہین کریم
اپنے بندونکا کیا ہے شہریار

مال کی اپنے حفاظت کے لئے / اوسکو رکہتے ہین جو ہو ذی اعتبار

حق تعالیٰ تو ہے دانا و حکیم / عالم ما فی الضمیر و کردگار

قابلیت کچھہ تو آخر دیکھہ کر / لاکھون جانون کا کیا ہی ذمہ دار

شاہ کا پھر کیون نہ ہو رتبہ بلند / کیون نہو منجانب اللہ افتخار

شاہ کی ہمپر دعا ہو کیون نہ فرض / حکم اطاعت کا نکیون ہو بندہ وار

شاہ بہی وہ ہے جسکے رحم و عدل پر / سب رعایا ہین دل و جان سے نثار

طرح مین ممدوح کی دستور ہے / کرتے ہین شاعر تعلّی بیشمار

پر تعلّی شیوہ ہو سچائی رہے / سچ کو کرتے ہین پسند اکثر کبار

ورنہ فدوی بہی یہہ کر سکتا ہی عرض / ہے فلک ایوان ملک مین چوبدار

شاہ کے کچھہ کم ہین کیا اوصاف ذات / کس لئے باندہین صفات مستعار

مرتبہ بخشے ہین وہ اللہ نے ۔۔۔ گر رقم کیجے تو دفتر ہون ہزار

ہے تمنا اب مخاطب ہون حضور ۔۔۔ مطلع ثانی ہو روشن مہر وار

مطلع

تو ہے محبوب علی ای شہریار ۔۔۔ سیف تیری ہے حبیب ذو الفقار

خلق ہے محفوظ تیرے امن مین ۔۔۔ کب حصار شہر پر ہے انحصار

فیض کہتا ہے ترا کہئے تجھے ۔۔۔ چشمۂ شیرین نہال باردار

مال کیا چشمہ ہے کیا اصل نہال ۔۔۔ آگے تیرے فیض کے ای شہریار

لاکھ چشمے فیض پر تیرے فدا ۔۔۔ لاکھ نخل اثیار پر تیرے نثار

فیض کا تیرے وہ دریا ہے روان ۔۔۔ جو کہ گھٹتا ہی نہین ہی زینہار

تیری بخشش کا وہ باغ عام ہے ۔۔۔ فضل حق سے جسمین دایم ہین بہار

لاکھون گھر بیٹھے ہوے آرام سے
پل رہے ہین بندگان کردگار

کب ہین شاہان جہان مین یہہ کرم
تو ہے شاہا انتخاب روزگار

پہر نہ کیون دایم رہے آباد ملک
کیون رہے شاہی تیری برقرار

کیون نہ تیرا بخت ہو دایم بلند
کیون نہ تیرا تخت ہووے پایدار

بار الہا بہر محبوب الہ
رکہہ ولی نعمت کو تیرے کامگار

تجہہ سے جو حاجت وہ رکہتا ہو برآئے
تیرے بندونکا ہے وہ حاجت برآر

خوش ولیعہد نکو طالع رہے
زیر ظل سایۂ پروردگار

میر عثمان علی خان جو کہ ہے
راحت جان نور چشم شہریار

ہو سدا مقبول شاہ لافتیٰ
نوجوان شہزادۂ والا تبار

یا خدا اس ایک سے اکیس ہون ۲۱
نونہال شہ سدا ہو پُر ثمار

اسمین ہین اللہ کے دائم رہے — ہو دعائے مقبلان انکا حصار

خیرخواہ سلطنت باقی رہین — خاین و بدخواہ ہون معدوم و خوار

لطف شہ سے تیرے جا لگین گے نصیب — دانش آخر عمر اب اچھی گزار

آغاز مثنوی

خطاب بہ مرشد زادہ آفاق نواب میر عثمان علیخان بہادر اطال اللہ عمرہ و دام اقبالہ

اے دُرِ یکدانۂ بحر شہی — ہو ہمایون سایۂ ظل الٰہی

آفتاب آسمان آصفی — راحت جان جہان آصفی

گلبن گلزار ریاست نظام — نور عین و راحت جان نظام

اے ہمایون دُرِّ تاج خسروی — پیرو ظل شہ والا شوی

حق نے اس گھر مین بنائے ہین رئیس — جد و آبا ہوتے آئے ہین رئیس

دہر مین سر سلسلہ ہین آپ کے / شیخ ذی ترتیب شہاب الدین ہوے

سہروردی عارف عالیجناب / اولیاء اللہ مین جو تھے فیضیاب

اونکی اولاد آپ کے اجداد تھے / خسروان ہند جنسے شاد تھے

صاحب عزم و خرد ذی عدل و داد / کی ہے اکثر حکمرا سنے بلاد

ذکر خیر نظام الملک آصفجاہ اولی مغفرت مآب

جدّ اعلی آپ کے اے ماہ تھے / جو نظام الملک آصفجاہ سے تھے

مادری جد اونکے سعد اللہ خان / تھے وزیر اعظم شاہجہان

جد تھے عابد خان جو تورانی امیر / ہند مین آکر ہوے وہ جاگیر

عہد عالمگیر کے گلشن کے گل / ہفت ہزاری منصبی و صدر کل

غازی الدین خان جو تھے فیروز جنگ / والد آصفجاہ کے باہوش ہنگ

آئے عالمگیر کو ایسے پسند ... کہتے تھے فرزند بلکہ ارجمند

حاکم گجرات ہو کر بعد ازان ... تادم آخر رہے وہان حکمران

الغرض جد آپکے ای جان شاہ ... یعنی آصفجاہ خلد آرامگاہ

تھے وزیر خاص شاہنشاہ ہند ... مہر شاہنشہ تھے یہ تھے ماہ ہند

سب اعزہ اور امیران کرام ... مثل خوردان انکو کرتے تھے سلام

ہند مین لاکھون جری جرار تھے ... پیر یہ اون سب کے سپہ سالار تھے

بارہا تھے جان پر کھیلے ہوے ... کیسے کیسے معرکے جھیلے ہوے

اہل سیف و صاحب تدبیر بھی ... فضل حق سے اوج تقدیر بھی

لکھنؤ اور صوبجات ہند پر ... حکمرانی کی ہے با صد کر و فر

لیکن آخر زیر حکم تختم ... آئے چھ صوبے دکن کے یکقلم

قابلیت فطرتی تدبیر کے — زینت بہر اوسپہ عالمگیر کے

حسن دونا ہو گیا اخلاق مین — کیون نہ شہرہ ہوئے پہر آفاق مین

منتظم اشجع مدبر ذی ہمم — شہسوار عرصۂ سیف و قلم

نکتہ دان و نکتہ فہم و نکتہ سنج — سینۂ اقدس تہا یا حکمت کا گنج

وصایائے مغفرتمآب

ہے نمونہ عقل انسان کا سخن — عقل کی مقیاس ہے گویا سخن

کی وصیت ہے جو کچہ فرزند کو — ہین جواہر سب وہ دانشمند کو

ہے ازآنجملہ یہ ارشاد حضور — قتل انسان مین تامل ہو ضرور

خوشۂ گندم ہے انسان ناچار — جو زراعت سے ہون پیدا بیشمار

بانیٔ بنیاد انسان ہے الہ — انہدام اسکا سراسر ہے گناہ

قتل مجرم کا نہ از خود حکم دین
ہے یہہ سنگین امر قاضی پر کہین

محض افضال الٰہی سے تمام
خلق کے وابستہ ہین ہم سے جو کام

پہلے حق کی بندگی ہو ذکر ہو
انتظام ملک کی پہر فکر ہو

منقسم اوقات کو اپنے کرے
کام ہر اک وقت پر ہوتا رہے

دل سے اپنے آپ پوچھے وقت شام
دین و دنیا کے ہوے کیا آج کام

وقت جنکے اسطرح مامور ہون
عاقبت مین وہ مسرور ہون

جانیو اس پادشاہی کی بنا
ہے بزرگون کی دعاؤن سے بپا

جو ہین صاحب باطنان باکمال
ہو سدا تعظیم کا اون کے خیال

چاہیے یعنی فقیرون کی دعا
تا ریاست پر ہو افضال خدا

ہین زمین و آسمان دونون قدیم
اور قدیمی ہے یہہ مخلوق کریم

پس سمجھکر ساری اپنی ہی زمین — ہاں کسیکا حق تلف کیجو نہین

ہو لحاظ حق موروثی مدام — تا تمہارا بھی رہے حق مستدام

مین بغیر از کبریا سب بے بقا — کی نہ دنیا نے کسی سے بھی وفا

پس کرین حکام ایسے کام نیک — جس سے رہجائے جہان مین نام نیک

اس کرن مین ہے جتنے صوبون کا شمار — اور ہے تاریخون سے یہہ بھی آشکار

تھا ہر اک صوبیکا ایک اک پادشاہ — مستقل اور صاحب جاہ و سپاہ

اب وہ صوبے عہد عالمگیر سے — زیر فرمان ایک کے رہنے لگے

رفتہ رفتہ پھر بہ فضل کردگار — پا گئی وہ سلطنت مجھہ پر قرار

حق نے خلقت کا جو با لطف و عطا — چند سے مجھہ عاصی کو حاکم کردیا

مجھہ سے تا ایندم جہانتک ہو سکی — پاسبانی بندون کی اور قدر کی

رکھے حاکم سب پہ شفقت کی نظر ہو سدا ہر خاندان سے با خبر

ہو مسلمان یا کہ ہندو کوئی ہو کام حسب حوصلہ ہر اک سے لو

ہوئین باری باری سے رتب کامیاب پر ہو یہہ ملحوظ وقت انتخاب

مرد ادنے کو نہ اعلی کام دین اور نہ ادنیٰ کام بھی اعلیٰ سے لین

بیدلی ہے یہان تو وہان نیت خراب کام دونون سے بہر صورت خراب

دیکھے خدمت ہون نہ اس سے دن بیخبر لین خبر ہر اک کی مخفی طور پر

ہون خصوص اضلاع پر جو عہدہ دار بیخبر ان سے نہ رہنا زینہار

دین نکو کارون کو نیکی کی جزا جو کرین بدکام اونکو دین سزا

واقف احوال رعیت سے نہو سب سے بڑھکر یہہ مضر ہے شاہ کو

کیجو چھوٹے بھائیون کو پرورش خار غم سے تا نہو دل مین خلش

صورت فرزند کیجو تربیت
ہو ہمیشہ اونکی قدر و منزلت

دوار اول کو نہ تم صحبت مین بار
رعب شاہی کو ہے نقصان بیشمار

الغرض فرماکے یہہ رخصت ہوے
یعنی عازم جانب جنت ہوے

ہے یہہ قول راقمان واقعات
گیارہ سو اکسٹ تہا وہ سال وفات [١١٦١]

جب ہوا پیدا یہہ سلطان دکن
اکہزار اشنی پہ دو ہجری تہا سن [٢]

اور بافضال کریم لایزال
پادشاہی کے ہے پچہم تیس سال [٣٠]

ذکر نظام علیخان آصفجاہ ثانی غفرانمآب

گرچہ تھے اونکی چہہ فرزند جوان [٦]
ایک کو حق نے کیا پر حکمران

وہ اسد جنگ نظام الدولہ تھے
جو کہ آصفجاہ ثانی ہو گئے

بعد آصفجاہ جب سولہ برس [١٦]
کاٹی فکرونین تو تب نکلی ہوس

باسخا و نصفت و جنگ و جدال ‏ ‏ پادشاہی کی ہے اکتالیس [۴۱] سال

گیارہ سو چالیس پر چہ [۱۱۴۶] ہجری سن ‏ ‏ تہا جو یہہ پیدا ہوا شاہ دکن

بارہ سو اٹہارہ [۱۲۱۸] مین رحلت ہوی ‏ ‏ روح اقدس داخل جنت ہوی

ذکر سکندر جاہ آصفجاہ ثالث مغفرت منزل

تہے سکندر جاہ جوان کے پسر ‏ ‏ ہو گئے وہ پادشہ با کر و فر

عالم و فاضل شہ والا نسب ‏ ‏ انکا آصفجاہ ثالث تہا لقب

سال میلاد شہ والا صفات ‏ ‏ لکہتے ہین سب گیارا سو اسّی پہ سات [۱۱۸۷]

حکمرانی کی بصد عدل و نوال ‏ ‏ تخت شاہی پر رہی چہبیس [۲۶] سال

سبت سال رحلت آن شہریار ‏ ‏ یکہزار و دو صد و چہل و چہار [۱۲۴۴]

ذکر ناصر الدولہ آصفجاہ رابع غفران منزل

پھر سکندر جاہ کے نور نگاہ ناصر الدولہ ہوئے ہین پادشاہ

عدل مین بخشش مین آمادا تھی وہ آپکے آبا و پردادا تھے وہ

مطلع سب ملک کے اسرار سے باخبر ہر ایک منصبدار سے

قدردان کامل و جوہر شناس تہا ہمیشہ ملکیونکا اپنے پاس

کہتے تھے دہلی رہے آباد الہ سنکے یہہ گر کوئی عبد بارگاہ

عرض کرتا اے دکن کے پادشا پہلے ہے بہر دکن لازم دعا

تو یہہ فرماتے بصد لطف و منن ہے دعا دراصل یہہ بہر دکن

وہ رہیگی سلطنت آباد جب تو جہان کے وان رہینگے لوگ سب

ورنہ وہان نکلے آئینگے یہان بیدرنگ روزگار اہل دکن کا ہوگا تنگ

الغرض تہین طبع سے شہ کی عیان دوربینی عاقبت اندیشیان

چارم آصف جاہ باجاہ وجلال ‌ ‌ ‌ تہے دکن کے پادشہ انتیس سال [۲۹]

جب ہوا پیدا یہہ سلطان دکن ‌ ‌ ‌ بارہ سو آٹہہ تہا ہجری کا سن [۱۲۰۸]

کی ہے رحلت جبکہ گذری تہے سنین ‌ ‌ ‌ ہجری کے بارہ سو اور ستر یہ تین [۱۲۰۰ ۷۳]

ذکر افضل الدولہ آصفجاہ خامس غفرانمکان

ناصر الدولہ کے فرزند کلان ‌ ‌ ‌ افضل الدولہ ہوئے پہر حکمران

یعنے دادا آپ کے ایجان شاہ ‌ ‌ ‌ پنجم آصفجاہ کیوان بارگاہ

قلزم جود وسخا کان کرم ‌ ‌ ‌ زر تہا جسکے سامنے مٹی سے کم

موتیوں سے دامن اوس کا بہر دیا ‌ ‌ ‌ جو فقیر آیا تو نگر کر دیا

پاک باطن رحم دل خوش اعتقاد ‌ ‌ ‌ یکہ تاز عرصہ گاہ عدل وداد

زور کا انکے جہان مین شور تہا ‌ ‌ ‌ موران کے آگے ہر شہزور تہا

دہر کے زور آور ونین تہا یہہ شور — زور شاہی ہے نکیون ہو شاہ زور

تہے قوی اعضا تو دل بہی تہا قوی — فضل حق تہا ظاہری و معنوی

جن دنون مین حویلی قدیم — عالم شہزادگی مین تہے مقیم

چہٹ گیا تہا ایکدن پنجرے سے شیر — کس مین قدرت تہی کہ لاتا اوسکو گہیر

بند تہا در تہی جلوخانہ مین دہوم — ڈہوڑہی والونکا تہا کوٹہہ پر ہجوم

حبذا جرأت کہ سنتے ہی خبر — تہام لی بندوق اور جون شیر نر

بیدہڑک باہر برآمد ہو گئے — ہوش اس جرأت سے سب کے کہو گئے

پاس جا کر دی جو اک گہرکی اوسے — رہگیا بس جست خیزی چہوڑ کے

ہو گئی مغلوب صولت شیر کی — غالب آئی صولت شہزادگی

پہر گلے کا اوس کے تسمہ تہا مگر — لیگئے پنجرے مین بس المختصر

وقت میلاد شہ نیکو خصال	بارہ سو چالیس پر تھے تین سال ۱۲۴۳
شاہی مین بارا برس تک تھی حیات ۱۲	پائے بارا سو پچاسی مین وفات ۱۲۸۵
جسقدر اس واقعہ سے غم ہوا	ہر بشر اوتنا ہی پھر خرم ہوا

ذکر مبارک ظل اللہ اعلیحضرت بندگانعالی متعالی نواب میر محبوب علیخان بہادر مدظلہ العالی آصفجاہ سادس خلد اللہ ملکہ

جب ہوا شہزادہ با عز و جاہ	میر محبوب علیخان پادشاہ
بارا سو پر سن تراسی تھا سعید ۱۲۸۳	جسمین اس شہ کے تولد کی تھی عید
حبذا طالع خوشا بخت شہی	مہد طفلی ہو گیا تخت شہی
سن دو سال و ہفت شان الہ ۲	ہو گئے ملک دکن کے پادشاہ
تھی صدی جو تیرھوین جانا نہ ایک ۱۳۰۰	چودھوین کا ہو گیا جب سال ایک ۱۴

نوجوان شہ نے کیا ثانی جلوس | سلطنت کی آ گئی بر مین عروس

حکمرانی ہو گئی پہر تو شروع | ہو گئے ارکان دولت سب رجوع

نوجوانی مین ہوئے گو حکمران | عقل سے لیکن ہوی پیری عیان

فضل حق سے سادس آصفجاہ ہین | آپ جنکے نور چشم آماہ ہین

جب ہوئے ہین شہ سوار راہوار | شور اٹہا ہر سو کہ ہے یہہ شہسوار

سبکے آنکہون مین ہے پہرا ور تہوار | شاہ کا ہے وہ سبکرو راہوار

گر اٹہالے شاہ دو ضربی زفلک | شیر کا بہی بر مین دل جائے دہل

لطف تو یہہ ہے کہ جہپکے نہ پلک | ہو نشانہ شیر کی ہر مردمک

گر کبہی سوئے ہوا بندوق اٹہائے | ہر نشان خال کبوتر کا اوڑائے

قدردان ماہر کار سخن | صیرفی دُرِّ شہوار سخن

قدر افزائے ہنرمندان ملک
پرورش فرمائے پابندان ملک

آفتاب آسمان عدل و داد
جس سے روشن ہی دکن کا سب سواد

دیکھکر شہ کے یم بخشش کا جوش
ہو گیا سارا جہان حلقہ بگوش

رحم و جود و ضبط و حزم و عزم و جزم
جملۂ اسرار نظام رزم و بزم

ہین بجا اللہ حاصل شاہ کو
کیون نہون لازم ہین ظل اللہ کو

معدلت سے ہر کہ و مہ شاد ہے
مملکت سب خرم و آباد ہے

کون ہے دنیا مین ایسا پادشا
پرورش فرمائے مخلوق الہ

منصب و جاگیر سے انعام سے
پالتا ہے ہمکو کس آرام سے

فکر کیا پسماندگون کی ہوین جب
فضل حق سے پالنے والا تو ہے

پشتہا پلتے یوہین آئے ہین سب
اسکو ظل اللہ بجا ہے لقب

خوش رہین یارب بحق پنجتن — سادس آصفجاہ سلطان دکن

سلطنت آبادیہہ دایم رہے — حکمرانی شاہ کی قایم رہے

ترغیب علم بہ شہزادہ ممدوح زاد اللہ علمہ

ایسے شاہنشاہ کے دلبر ہین آپ — صاحب اقبال و نیک اختر ہین آپ

آپمین بہی شہ کے لازم ہین کمال — کیون نہوئین گے ہین آخر شہ کے لال

آپکو خود ہوئیگا اس کا لحاظ — اور وہ آجاتا ہے ہو جسکا لحاظ

ابتدائے بار سے گہبرا نہ جائین — عزم کرلین ہمت عالی دکہائین

کہیل مین بہی پہلے دل لگتا ہی کب — سیکہہ جاتے ہین تو حظ ملتا ہی تب

یہہ تو ہے علم اے شہنشہ کے جگر — مصلحت ہے محنت اسمین ہے اگر

علم کی گر سہل ہوتی آگہی — ہوتی عالم کی نہ اتنی قدر بہی

چند سے محنت کر کے پہل کلینگے جب — بار کم ہوگا مزا آئیگا تب

اور مزا جب علم کا ملجائیگا — بے کتاب اکدم نہین چین آئیگا

ہر ہنر ہر فن سے اعظم علم ہے — ہون ہنر ہی پر مقدم علم ہے

علم کی تعریف مین بس مثنوی — ہے یہہ قول مولوی معنوی

خاتم ملک سلیمان است علم — جملہ عالم صورت و جانست علم

علم دریائیست بیحد و کنار — طالب علم است غواص بحار

علم سے بڑہتی ہے عقل آدمی — عقل کی عاقل نہ چاہیگا کمی

فہم نظم و نثر و معنی و بیان — حسن لفظ و بندش و لطف زبان

قاعدہ قانون دستور العمل — خوبی تحریر ما قل و دل

دین و دنیا نیک و بد نقص و کمال — علم سے ہر چیز کا کہلتا ہی حال

لاکہہ دولت ہو جو یہہ دولت نہین | پیش اہل عقل کچہہ عزت نہین

ہو نہ یہہ دولت جو اس سنہین قبول | جز پشیمانی نہین پہر کچہہ حصول

بعد ازان یہہ ذہن و یہہ جودت کہان | پہر یہہ طفلی کی کہان دلجمعیان

جب تلک خدمت مین ہین استاد کی | طبع مین آنے نہ دین شہزادگی

آپکو جو درس دیوے اوستاد | یاد رکہئے خوب کیجے اوسکو یاد

جو سبق کو خوب پڑہتا جائیگا | علم اوسکا روز بڑہتا جائیگا

یاد کرنے مین کرے جو پیش و پس | علم سے ہوویگا وہ محروم بس

کیونکہ جو الفاظ نیچے کل پڑہ گئے | آج وہ سب اوسکے حق مین ہین نئے

علم سے ہو جائینگے جب فیضیاب | ہووینگے حاصل صفات جدّ و باب

صاف تا رنجون سے ہوئیگا عیان | کیسے کیسے گذرے ہین ذیعزّ و شان

کس لئے کب کس نے پایا کیا شرف — سب کہیگا حال شاہان سلف

عیشِ روز و شب سے آخر کیا ہوا — کون حاکم کس لئے رسوا ہوا

شہرت سے مر گئے کیا کیا جوان — کیسے کیسے شہر ہوئے اس عیان

کس نے ہشیاری سے پائی سلطنت — کس نے غفلت میں گنوائی سلطنت

کسکو بخل و ظلم کا کیا پھل ملا — رحم و بخشش کا ملا کس کو صلا

دی کرم ذیشان بہادری کمال — گذرے کیا کیا دہر مین نیکو خصال

کسقدر باہم ہوئے جنگ جدال — خون بہا لاکہون کا بہر ملک و مال

اہل دنیا نے کئے جو مکر و زور — اطلاع اوسکی نہایت ہے ضرور

دیکھکر سب سرد و گرم روزگار — ہوینگے فضل خدا سے ہوشیار

دین و دنیا کے سنور جائینگے کام — بعد دین آتا ہے پر دنیا کا نام

اس سے ثابت ہے مقدم دین ہے
دینِ اسلام آپکا آئین ہے

حکم اللہ و نبی ہے عینِ دین
دین ان کے حکم سے باہر نہیں

ہے نبی کا حکم بھی حکم خدا
حکم حق سے کب ہے حکم انکا جدا

غیر حکم خاصِ رب پاکذات
اپنی خواہش سے نہیں کی کوئی بات

آنکہ از حق یابد او وحیِ خطاب
ہرچہ فرماید بود عین صواب

الغرض جانیں گے احکامِ رسول
علم سے حسن عمل ہوگا حصول

ہوگی حاصل کبریا کی معرفت
عینِ ایمان ہے خدا کی معرفت

اوست برسر پادشاہی پادشا
کارساز یفعل اللہ ما یشا

لم یلد لم یولد او را لایق است
والد و مولود را او خالق است

ہوگا شوق طاعت پروردگار
امر و نہی شرع ہونگے آشکار

جانیں گے خیر الوریٰ کی منزلت — آلِ پاک و تابعین کے مرتبت

ادب و حیا

فضل حق سے گرچہ ہیں خود ملو نیک — علم سے اخلاق ہوں گے اور نیک

خوب سمجھیں گے کہ کیا شے ہے ادب — محکم ایمان اس صفت کی ہے سبب

جو کہ بے تقویٰ ہوا فاجر ہے وہ — پر یہ کہہ سکتے نہیں کافر ہے وہ

جو ہوا اللہ و نبیؐ سے بے ادب — شرع دیتی ہے اوسے کافر لقب

ہے ادب خاصان داور کو پسند — با ادب ہے با نصیب و ارجمند

ہے ادب مقبول ہر فرد بشر — با ادب ہر دل میں کر لیتا ہے گھر

جو ادب سے پیش آتا ہے سدا — دل سے دیتے ہیں بزرگ اوسکو دعا

از خدا جوئیم توفیقِ ادب — بے ادب محروم ماند از فضل رب

احترام اوستاد و والدین
جانئے انسان عینِ فرض و فرضِ عین

خدمتین انکی دل و جان سے کرے
نا رضامندی سے ان کی بس ڈرے

با تواضع باش و خو کن با ادب
صحبت پرہیزگاران می طلب

ہے ادب کے واسطے لازم حیا
جب حیا ہوگی ادب بہی ہوئیگا

ہے حیا کی نسبت امر شاہ دین
بے حیا جو ہے اوسے ایمان نہین

ہے حیا انسانکی اشرف تر صفت
کر نہین سکتا حیا سے معصیت

توصیف حلم و حزم

کیا نہ جانین گے بدولت حلم کی
منکشف ہوئینگے رتبے حلم کے

حلم یعنے اپنا غصہ روکنا
رکہہ کے قدرت لی نہ بدلا مطلقا

ہے صفات کبریا مین یہہ صفت
دی ہے حق نے انبیا مین یہہ صفت

ہے حدیث اسمین کہ شر آفتین — ایک ساعت حلم کرلو تو ہلین

تیغ حلم از تیغ آہن تیز تر — بل ز صد لشکر ظفر انگیز تر

آنے دے سے ہر انہین کیون غیظ کو — بد ہے گر عادت نہا نا کردہ ہو

غیظ کی حالت ہے مانند جنون — تن بدن مین جوش کہا جاتا ہے خون

دین کا رہتا ہے نا دنیا کا پاس — مختل اوسدم رہتے ہین ہوش و حواس

پر وہ حالت رہتی ہی اک دو نفس — اسمین خودداری جو کی فارغ ہی بس

نا خجل خود نا کسی کا دل دکہا — نا ہوے ناحق گنہگار خدا

زید سے کر عمر کا شکوا اسنین — سنتے ہی اوسکو نہ دلمین جاے دین

پوچہلین خود عمر سے بہی ماجرا — ورنہ یکسوئی ستم ہے فیصلا

رہتے ہین اکثر رئیسون کے قرین — طامع و بد نفس و باہم حاسدین

اور خصوصاً جو مقرر بہتر ہوا
اوسکے دشمن ہوتے ہین سب سے سوا

گرچہ خود شہزادہ عالی تبار
رحم دل بالطبع ہے اور بردبار

علم سے رونق سوا ہو جائیگی
طبع کو دونی جلا ہو جائیگی

مدح سخاوت و مذمت بخل

ہو حدیثون کی کہ اخلاقی کتاب
کہولدیویگی سخاوت کا ثواب

دو جہان مین ہے سخی کا احترام
دو جہان مین اوسکے بنجاتے ہین کام

این سخا شاخیست از نخل بہشت
وای او کز کف چنین شاخے بہشت

ہے سخاوت بہر انسان عیب پوش
اس سے سرکش ہوتے ہین حلقہ بگوش

کام کر جاتی ہے یہہ زنجیر کا
ہے مجرب یہہ عمل تسخیر کا

ہوئی ذی عزت کوئی گر خستہ حال
اوسکو دینا چاہئے قبل از سوال

ہوگا جو عالی نژاد و مرتبا
ہے مقرر وہ بہادر ہوئیگا

جب بہادر ہے تو دل ہوگا قوی
دل بڑا جسکا ہے بس وہ ہی سخی

ہر شجیع انسان سخی ہوگا ضرور
بخل جسمین ہے نہین ہرگز وہ سُور

گر سخی کا اک ذرا ناخن دکھے
کرتے ہین لاکھون دعا اوسکے لئے

صدمۂ ابخل پر ہو گر حد سے سوا
تو دعا کی جا کہین اچھا ہوا

جو سخی ہے وہ حبیب اللہ ہے
اور عدو اللہ بخیل اے ماہ ہے

ہے سخا مین گرچہ سر تا سر ثواب
پہر نہوا ایسے کہ اوٹھے ہو عذاب

لطف بدکارون کو کرنا مال و زر
مست کو ہی تیغ دینی کہینچکر

مال تخم است و بہر شورہ منہ
تیغ را در دست ہر رہزن مدہ

خلق و احسان و رحم

ہے یہہ قول حضرت روح الامین — کرتا انسان گر سمجھے جان آفرین

کارسازی خلق کی کرتا سدا — ہے یہہ افضل طاعت رب العلا

رحم خواہی رحم کن بر اشکبار — رحم خواہی بر ضعیفان رحم آر

گر برآری حاجت محتاج را — بر سر اقبال یابی تاج را

تا توانی حاجت مسکین برآر — تا برآرد حاجتت را کردگار

بہترین چیزہا خلق نکوست — خلق خلق نیک را دارند دوست

خلق و احسان پر ہر اک دل ہو نثار — پادشاہون کا ہے یہہ عمدہ شعار

جیسے دی شہ نے ہماری ادادل — ہے بجا کہئے اگر صیاد دل

ہے جہان مین کون ایسا پادشاہ — قایم و دایم رکھہ اسکو بار الہ

گر عدو باشد ہمین احسان نکوست — کز باحسان بس عدو گشتہ است دوست

ورنہ گردد دوست کینش کم شود
زانکہ احسان کینہ را مرہم شود

وصف احسان کیا زیادہ ہو بریں
بس ہے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْن

کرکے احسان پر جتانا بار بار
کاٹنا ہے اپنا نخل باردار

خاطر ایتام را دریاب نیز
تا ترا پیوستہ دارد حق عزیز

چون شود گریان یتیمی ناگہان
عرش حق در جنبش آید آن زمان

آنکہ خنداند یتیم خستہ را
باز یابد جنت دربستہ را

مذمت مردم آزاری و ظلم

صدمہ اپنی ذات پر انسان اٹھائے
پر نہ دل ناحق کسی کا بھی دکھائے

حق ندارد دوست خلق آزار را
نیست این خصلت یکی پندار را

گو ہو کیسا ہی گناہ بدترین
مردم آزاری سے پر بڑھکر نہین

مردم آزاری نہایت ہی گناہ
خانۂ ظالم ہوا اکثر تباہ

از ستم ہر کو دلے را ریش کرد
آن جراحت بر وجود خویش کرد

مردم آزارو نپہ الطاف و کرم
عاجزون پر صاف کرنا ہے ستم

مجرمون کو ہو سزا حسب قصور
ہے ریاست کو سیاست بہی ضرور

مدح راستی و ذمّ کذب

عہد کو پورا نہ کرنا ہے ذمیم
کرتے ہین وعدہ وفا جو ہین کریم

قول ہو ہر ایک سچا فعل نیک
آج تک آسنے نہ پائے عیب ایک

کیونکہ جسپر ہے ہزارون کی نظر
ہوتی ہے ہر بات اوسکی مشتہر

راست گو ہوتا ہے صاحب اعتبار
راست گوئی ہے پسند کردگار

در حدیث راست آرام دل است
راستی ہا دانۂ دام دل است

جھوٹ سے جب ہو گیا انسان خوار
سچ بھی بولا تو نہیں پھر اعتبار

کم شود روزی ز گفتار دروغ
در سخن کذاب را نبود فروغ

ہو کوئی گر لاکھ صاحب رتبا ہے
جھوٹ کہتا ہے تو دو کوڑی کا ہے

جھوٹ سے انسان ہوتا ہے ذلیل
جھوٹے پر ہے لعنت رب جلیل

تہذیب اخلاق و اخفائے راز

قصہ بیجا ہو نہ بیجا طول ہو
گفتگو سنجیدہ و معقول ہو

خندگی و گفتگوے بے محل
ڈالتی ہے رعب و تمکین میں خلل

سوچکر انجام کو کرنی ہے بات
ہاتھ سے جا کر نہیں آتی ہے بات

ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود
پس ندامتہائے بسیارش بود

بات جو کہنی نہین ہے کیون کہین — کسلئے پہر کہکے پچتاتے رہین

تا نگفتی می توانی گفتنش — چون بگفتی کے توان بنہفتنش

راز وہ جو دل ہی مین بیٹہا رہا — جب زبان پر آگیا پہر کیا رہا

گفت پیغمبر کہ آنکو سر نہفت — زود گردد با مراد خویش جفت

دوستی مین بہی نہ راز دل کہو — دوست اب ہے شاید آئندہ نہو

دشمنی مین بہی نہ اتنا کہینچو پوست — دشمن اب ہی شاید آئندہ ہو دوست

ہر کہ میخواہد کہ باشد در امان — مہر می باید نہادن بر زبان

فرض ہے تیغ زبان کا روکنا — چل نہ جائے بے محابا روکنا

اس زبان سے ہو گئے ہین کامیاب — اور اسی سے ہو گئے اکثر خراب

ای زبان ہم گنج بے پایان توئی — ای زبان ہم رنج بے درمان توئی

ہے درست ارشاد شاہ انس و جان
راحت الانسان فی حفظ اللسان

کم ہی ہو تو کم نجانے چار کو
دشمن و قرض و مرض کو نار کو

ہو نہ ایسے کام کا ہرگز خیال
جسمیں پھنسکر پھر نکلنا ہو محال

وصف استقلال و مدح مشورت

مال کے نقصان پر ہونا حزین
کام اہل عقل و ہمت کا نہیں

کیسی ہی مشکل اگر درپیش آئے
مرد کو لازم ہے تب گھبرا نہ جائے

دل کے استقلال کو جانے نہ دے
کام لیوے اوسدم اپنی عقل سے

در نگر پس را بعقل و پیش را
ہمچو پروانہ مسوزان خویش را

نامناسب گر نہووے تذکرہ
چار معقولوں سے کرلے مشورہ

مشورت در کارہا واجب بود
تا پشیمانی در آخر کم شود

مشورت سے مشکلین ہوتی ہین حل
مشورت ہے حکم خلاق ازل

مشورت ادراکِ ہشیاری دہد
عقلہا مر عقل را یاری دہد

گفت پیغمبر بکن اے راے زن
مشورت کالمستشار مؤتمن

لیکن انسان ہو براے مشورت
نیک نفس و عاقل و ذی تجربت

مشورت کم عقل سے کرنی تو کیا
بات بہی کرنی نہین اوس سے روا

مذمت صحبت بد و مدح صحبت نیک

ہست با ابلہ سخن گفتن جنون
پس جواب او سکوتست و سکون

قرب نادان سے ہے لازم اجتناب
کام اوس سے ہوتے ہین اکثر خراب

خواب بیداری ست چون با دانا نشست
وای بیداری کہ با نادان نشست

صحبت بد مین سراسر ہے خطر
جان و ایمان کا ہی بس اسمین ضرر

باش دایم بر حذر از یارِ بد
یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

مارِ بد تنہا اگر بر جان زند
یارِ بد بر جان و بر ایمان زند

دوستی با دشمنِ دانا نکوست
دشمنِ دانا بہ از نادان دوست

ای فغان از یارِ ناجنس ای فغان
ہمنشینِ نیک جوئید ای مہان

لوگ جیسے ہونگے صاحب کے پاس
ذاتِ صاحب پر وہی ہوگا قیاس

حالِ صاحب کے مصاحب ہیں دلیل
یعنی الجنس مع الجنس یمیل

ہست تنہائی بہ از یاران بد
نیک چون با بد نشیند بد شود

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

گر ترا عقلی ست جزوی در نہان
کامل العقلی بجو اندر جہان

عقلمند و اہلِ علم با عمل
بدلہ گو تاریخ دان بے بدل

ہون مصاحب تاکہ برآئی مراد
روز علم و عقل مین ہو ازدیاد

علم و عقل ہمنشین گر ہے فزون
آپکا ہر امر مین ہے رہنمون

ورنہ جو خود کم ہون علم و عقل مین
بیٹھ کر صحبت مین وہ کیا نفع دین

یہہ نہ سوچو علم ہوگا کس قدر
بلکہ عالم کے عمل پر ہو نظر

حرص دنیا کی نہ اوسکو ہو ذری
کبر و شر کذب و ریا سے ہو بری

ہر کہ علمے دارد و بنود بر آن
از طریق عقل باشد برکران

بے عمل عالم ہو کیا حق کو پسند
چارپا یہ ہین کتابین اوسپہ چند

مذمت غرور و عیب چینی

جز خدا ہے کبر شیطان کی صفت
عجز ہے خاصان یزدان کی صفت

ہوتے ہین مغرور اکثر بے شعور
عقلمندون کو نہین ہوتا غرور

کیونکہ آغاز اور انجام بشر — اون کے ہوتا ہے سدا پیش نظر

ہو کبھی بھی نہ عیبون پر نظر — چاہئیے انسان ہو جویائی ہنر

چاہتا ہے گر کہ حاصل ہو کمال — اپنے عیبون پر سدا رکھے خیال

ہر کہ او بر عیب خود بینا شود — روح اور اقوت پیدا شود

مذمت خودستائی و بدگمانی وغیرہ

اپنی خوبی کا نہ انسان دم بھرے — سب سے بدتر آپکو جانا کرے

خودستائی پیشہ شیطان بود — ہر کہ خود را کم زند مرد آن بود

شد عزیز آدم چو استغفار کرد — خوار شد شیطان چو استکبار کرد

ہم چلتے مین ز رہے اعتبار — بدظنی کا ہو نہ عادی زینہار

بدگمانی کی نہ علت دے خدا — بدگمان رہتا ہے کاہش مین سدا

دشمنی کا سبب رکھتا ہے یقین	بدگمان کا دوست کوئی بھی نہین
دل ز غل و غش ہمیشہ پاک دار	تا توانی کینہ در سینہ مدار

ترغیب نماز و سحر خیزی

چاہیئے انسان ہو پابند نماز	سجدۂ حق کرکے ہووے سرفراز
جانکر آسان نہ ترک اسکو کرین	اسکی پرسش پہلے ہوگی حشر مین
چاہیئے بیدار ہو ہنگام صبح	طاعت غفار ہو ہنگام صبح
صبح کا وہ وقت پیارا وہ سمان	اور وہ نورانی زمین و آسمان
طایرون کی وہ خوش آیندہ صدا	دل یہہ کہتا ہے کہ ہے ذکر خدا
وہ نسیم صبح فرحت بخش دل	وہ ادا اونکی صدائین متصل
صاف ہوتا ہے یہہ ہردم آشکار	ہے نزول رحمت پروردگار

ذکر حق سے ہو نہ پر بندی تک شتاب
حیف ہی او سدم ہو انسان محو خواب

زندہ دار از ذکر صبح و شام را
در تغافل مگذران ایام را

مذمت تضیع اوقات

وقت ہے گویا کہ مزروعی زمی
منتفع ہو کچہہ تو اوس سے آدمی

وقت جو گذرا سو پہر آتا نہین
کون ہے جو کہو کے پچہتاتا نہین

کام اپنے وقت سے لیجو ضرور
نفع اپنا یا کسی کا ہو ضرور

زندگانی کا نتیجہ کچہہ تو ہو
کار دین یا کار دنیا کچہہ تو ہو

خواب و خور جز پیشۂ انعام نیست
خفتگان را بہرہ از انعام نیست

لازمہ اطفال و خطاب بممدوح اطال اللہ عمرہ

یون تو لازم سبکو ہی جس باتین
بہتری اپنی ہو اوسکو مان لین

پر طریقہ کم سنون کا یہہ ہے — مانلین جو ناصح عاقل کہے

سنگ مقناطیس و آہن کے مثال — ہوی اطفال ور نصیحت کا بہی حال

بات سُنتا ہے جو طفل ہوشیار — اوسکو کہتا ہے زمانہ ہونہار

مثل آن شہزادۂ عالی نژاد — تابعِ شاہ و مطیع اوستاد

صاحبِ ہین و ذکائی بیبدل — طالب علم و مہیائے عمل

بادل رحم آور و طبع سلیم — الکریم ابن الکریم ابن الکریم

کیون نہو کس دودمانکے ہو چراغ — گل ہو جسکے ثمر سبد کیسا ہے باغ

کس سمائے مجد کے ہو رشک ماہ — کیسے شاہنشہ کے ہو نورنگاہ

کس جوان اقبال کے ہو تاب نصیب — کیسے محبوب زمان کے ہو حبیب

واہ کس جان جہان کی جان ہو — حق تو یہہ ہے بس خدا کی شان ہو

دعا در حق ممدوح دام اقباله

نورِ علم اس ماہ کو یا رب ملے
ظلِ ظلِ اللہ مین پہولے پہلے

شہ کی خوشنودی بصد تعجیل ہو
شاہزادہ فارغ التحصیل ہو

فضل حق سے بعد تحصیل علوم
سلطنت مین کتخدائی کی ہو دہوم

ہوئین اوس شادیکی گہر گہر شادیان
جا بجا گائین مبارکبادیان

یا خدا شہزادہ یہہ نوشہ بنے
آسمان گلگون تو نوشہ مہ بنے

دیکہکر سہرے مین وہ چہرہ حسین
سبکو خورشید ادرکہا ہو یقین

سب پکارین واہ کیا نوشاہ ہے
خود جلو مین جلوہ فرما شاہ ہے

بعد شادی حق عطا فرمائے لال
صاحب عمر و سعید و خوشجمال

دین خطاب اسکو شہ ذیعز و شان
نور چشم نور چشم و جانِ جان

دعا درحق اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

تو ہے یارب عالم ما فی الضمیر
کام دل پائے یہہ شاہ بے نظیر

شاہ کی ہر اک مراد دل بر آئے
عدل و بخشش کے سدا ڈنکے بجائے

آنے پائے رنج و کاہش کا نہ نام
خوش رہے تیری حفاظت مین مدام

خاین و بدخواہ دولت دور ہون
سب خزانے شاہ کے معمور ہون

بڑہتے جائین ملک کی آبادیان
ہون رعایا مین ہمیشہ شادیان

ہو دعا مقبول اے جان آفرین
خاطر حسنین و آل طاہرین

گرچہ دانش کیا دعا اوسکی ہے کیا
پر لیا نام اوسکا جسکو ربنا

تو نے اپنے نور سے پیدا کیا
کر کے پیدا پہر اوسے شیدا کیا

جسکے خاطر یہہ بنے افلاک سب
رحمت للعالمین جسکا لقب

بر روح از ما صد درود و صد سلام | بر رسول و آل و اصحابش تمام

قطعہ تاریخ میلاد مبارک شاہزادہ یکتائی زمن ولیعہد شاہ دکن نواب میر عثمان علیخان بہادر دام اللہ اقبالہ اطال اللہ عمرہ

میر محبوب علیخان پادشاہ | سایۂ الطاف ربّ لایزال

پرورش فرمائے مخلوق الہ | معدن جود و سخا کان نوال

با خبر بیدار دل بیدار بخت | عاقبت اندیش فرخندہ خصال

نکتہ سنج و کام بخش نکتہ سنج | با کمال و قدردان با کمال

جو ہوا اس بارگہہ مین باریاب | لطف شہ سے ہو گیا بس وہ نہال

گوسفندونکا ہے چوپان ذمہ دار | کیون نہو شہ کو رعایا کا خیال

نام ہے شہ کا جو محبوب علی | ہے مراد اوس سے یہی بے قیل و قال

خلق محبوب خدا خلقت مین ہے
اور سیاست مین علی کا ہے جلال

ایسے شاہنشہ کو اپنے لطف سے
حق نے بخشا شاہزادہ خوش جمال

میر عثمان علی خان نام پاک
ظل شہ مین خوش رہے یا ذوالجلال

دانش اس مولود کا سال سعید
عرض کر دے شاہزادہ خوش جمال
۱۳۱۴ھ

قطعہ بند تاریخ و تہنیت تقریب مسعود ختنہ شاہزادہ نیکو خصال
ولیعہد بلند اقبال عالیجناب نواب میر عثمان علیخان بہادر طال اللہ بقاہ

ای شاہ دکن خدیو با ذل
شاہی بنو جاودان مبارک

ظل شہ و فرق شاہزادہ
باہم بود این و آن مبارک

آرام دل و جگر ہمایون
ہم راحت روح و جان مبارک

زان رو بزن ما بزمی مسعود
زین سوا ب مہربان مبارک

شهزاده گل است و قصر بستان	شه زاده گل بوستان مبارک
شهزاده مه و شه آسمان است	این ماه به آسمان مبارک
شهزاده دل و ولاش دلبر	شه را دل و دوستان مبارک
تقریب ختان شاهزاده	شاها بادا هر آن مبارک
مداح فدیه‌ئے تو دانش	سالش گفتا - ختان مبارک

۱۳۰۴ھ

قطعہ بند تاریخ تصنیف مثنوی مسعود ہذا موسوم بہ (تحفۂ عثمانیہ)

میر محبوب علی خان پادشاه	آصف سادس نظام الملک راد
شهسوار عرصهٔ جود و سخا	آبیار بوستان عدل و داد
حلقه در گوش است او را جمله خلق	لطف عام اوست طوق انقیاد
ناخن تدبیر او بنمود حل	عقدهٔ در کارها گر او فتاد

میر عثمان علیخان جان اوست	شاه و جان شاه یارب شاد باد
شه چو این شهزاده را مکتب نشاند	حسب حکم اقدس رب العباد
کمترین دانش که شه را واصف است	هم ز شه دارد نمک اندر نهاد
باکمال خرمی آورده است	بهر پند شاهزاده طبعزاد
مثنوی پند آگین کرده نظم	تحفهٔ عثمانیه نامش نهاد
مصرع تاریخ نظمش عرض کرد	تحفهٔ عثمانیه اسعد بواد
	۱۳۱۷ھ

ایضاً ولہ

میر محبوب علی خان پادشاہ	پرورش فرما کروڑ کا یہ ہے
لوگ ہر اک ملک کے پلتے ہین یہان	ذکر ان کے فیض کا ادنا یہ ہے
ہے عجب فیاض سلطان دکن	شہر شہر اور کو بکو چرچا یہ ہے

امن میں اس شہ کے ہی مخلوق سب
سایۂ الطاف رب حقا یہہ ہے

اسکو کہتے ہیں شہ ذی جود و عدل
رشک حاتم غیرت کسرا یہہ ہے

ہے صدا ہر سو دعائے خیر کی
فتح کا اس شاہ کے ڈنکا یہہ ہے

میر عثمان علی خان حبذا
ایسے شاہنشہ کا شہزادا یہہ ہے

ظل شہ میں خوش یہہ شہزادہ رہے
حق سے ہم بندوں کی استدعا یہہ ہے

شاہزادہ کو نہ کیوں تعلیم دین
مقتضائے عقل شاہانا یہہ ہے

تربیت کا ہے یہہ سن نام خدا
وقت تعلیم و تعلم کا یہہ ہے

نظم کر دانش پے شہزادہ پند
شاہ کا حق نمک گویا یہہ ہے

مثنوی وہ کہہ جسے فرمائے شاہ
تحفۂ عثمانیہ حقا یہہ ہے

ہو بہی ارشاد فصل سال نظم
تحفۂ عثمانیہ حقا یہہ ہے
۱۳۰۸ع

قصیدۂ فارسی در مدح خسرو بازدل پادشاه عادل نظام الملک آصفجاه
بندہ پرور ظل اللہ اعلیحضرت میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

مرا دوش آن پری چہرۂ سمن سیمای سیمین بر
بصد ناز و بصد عشوہ بزد دستی بدامن بر

گرہ سترے پرہمت مکنون مکن مکنون زمن اکنون
برائے خالق بیچون بجان من بہ پیغمبر

بگفتم ای مہ روشن نثار توست جان و تن
چہ می پرسی ببیرس از من چہ میخواہی بگو آخر

بگفتا تو نہ از طہران نہ از شیراز نز کاشان
نہ از طوس و اصفاہان نہ از سادہ و شستر

مرا زین بس شگرف آید شگرفی بیمر و بیحد

دکن باشد ترا مولد بسر بردی دکن اندر

چسان پس این زبان دانی و آنگه مثل ایرانی

چه ایرانی چو قاآنی همه شهد و همه شکر

بگفتم راست است آری عجب نی گر عجب داری

ولی ای ترک تاتاری بود در اصل این جوهر

از اقبال جهانبانی همایون ظل سبحانی

شهی محبوب علیخانی سکندر جاه و کیوان فر

جوان بخت و جوان سالی خوش آمال و خوش اقبالی

خدیو صاحب جلالی نکو طالع نکو اختر

نظام ملک از نامش بوفق شرع احکامش

امید فیض و انعامش بهر کهتر بهر مهتر

فریدون شوکت و صولت ہمایون جاه و دولت

سلیمان تخت و جم حشمت فلک رفعت ملک چاکر

به بزمش حور تمثالی به رزمش تهمتن زالی

بعزمش پوچ جیپالی بحزمش هیچ اسکندر

پسندیده است کردارش خوش آئینده است گفتارش

دم عیسی است گفتارش ز سر تا پاست جان پرور

زاہل روم و انگلستان زاہل کابل و ایران

بوند این جمله مدحت خوان بوند این جمله فرمانبر

عدن را گوهر عزت یمن را لعل و قیمت

دکن را مایهٔ رحمت چه رحمت رحمت داور

همه ده کان زمین او جواهر آفرین او

بود زیر نگین او که هست او صاحب جوهر

قوی بازوی و دریا کف منزه گوهر و اشرف

دکن را ششمین آصف بهفت اقلیم ازو مفخر

چو قهرش قهرمان گوید جهانی الامان گوید

فلک محشر عیان گوید بلرزد مهر را پیکر

ز بس بر درگهش ساید جبین ماه فرساید

چو از مهرش بیاساید شود باز اکمل و انور

بدین عقل زمان آرا بدین رائی جهان پیرا

ندارد در زمان همتا ندارد در جهان همسر

دهد چون جلوه بر گلگون تو گوئی ماه بر گردون

ز انجم برتر و افزون به پیرامون او لشکر

بدوزد قلب روئین تن ببرد آهنین جوشن

بنوک رمح شیر افگن به تیغ تیز اژدر در

ز بس پاشیده گنجینه زر از ران شد هر آئینه

ز بس بخشیده پشمینه دکن شد روکش کشمر

دو نیر پیش او تعیین مه و مریخ را آئین

بود محبوب عالم این با فواج آن یکی افسر

ہمارہ فتح در بانش حفاظ حق نگہبانش

ز ابدال اندا عوانش پس و پیش یمین و ایسر

الٰہی کینہ جوئی او بگردد غالب کوی او

نہال آرزوے او بود پیوستہ بار آور

سخن چون شہد ناب آمد قبول شیخ و شاب آمد

مراد آتش خطاب آمد بمدح شاہ دانشور

ایضاً ولہ قطعہ بند تہنیت و تاریخ جشن چہل سالگرہ مبارک اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی مادامت الایام و اللیالی

آصف سابع شہ دکن است	یا مجسم کرم ذو المنن است
ہر کف زر و گہر بخشش او	غیرت معدن و بحر عدن است

گل ہند و عرب و روم و عجم — با گل رنگ برنگ دکن است

ہر گلے راست دگر رنگ و بو — حیدرآباد عجائب چمن است

ایچنین پرورش خلق اللہ — ہیچ جائے نہ میان جہن است

میر محبوب علیخان شہ ما — بخدا رشک شہان زمن است

شور فیضش باقالیم رسید — بسکہ بحر کرمش موج زن است

جشن شاہی چہل سالہ گرہ — چون ہما از کرم پنجتن است

یک گل آسا ست ز شادی خندان — یک چو بلبل ز فرح نغمہ زن است

در چمن لالہ رخانند چنان — یا شگفتہ چمن اندر چمن است

مست صہبائے نشاط اند ہمہ — دیدنی باغ و بہار دکن است

بر زمین است چراغان جشن — یا ز انجم بفلک انجمن است

سالِ این جشن بگوای دانش
جشنِ چل سالهٔ شاہ دکن است
۳ ۲ ۱۳ ۵

یارب این جشن مبارک باشد
کاین دعائی ہمہ سرّ و علن است

خرم این سلطنت و سلطان باد
تا شہ خاور و چرخ کہن است

ورچہ رنج و ہلاکت افتد
دشمنش گر بتوان تہمتن است

شیرزن بادو جوان بخت قوی
دوستش گر بمثل پیرزن است

ایضاً وله قصیدهٔ اردو در تہنیت تقریب سالگرہ مبارک

ہوا دہ روح افزا طایرون کی وہ خوش الحانی
کہلی جب آنکہہ تو دیکہی عجائب صبح نورانی
لہکنا سبزۂ خود رو کا وہ کوسون خدا کی شان
بچہا ہو سبز مخمل جس طرح سے کوئی کاشانی

اور اوسپر لطف کیا ہی دیرہے ہین اوس کے قطرے

کسی بحر سخا نے کی ہے گویا گوہر افشانی

روان وہ نہر آب خوشگوار و صاف و پاکیزہ

جو دیکھے حور جنت منہ مین بہر آئے ابہی پانی

ہر اک شی اپنے اپنے رنگ مین رکہتی ہی اک عالم

لباس سبز وہ کلیون کا وہ پہولونکی عریانے

ہوے جامے سے گل باہر نہ کی شبنم کی کچہہ پروا

مگر کلیون نے اوڑہی احتیاطاً سبز بارانے

ہوا سے جہومتے ہین ڈالیان ہر بار پہولون کی

سخی کے ہاتہہ کے مانند ہین صرف زر افشانی

مسرت بخش چشم ناظرین وہ پھول زنگار نگ

وہ بھینی بھینی بو پھولون کی قوتِ روح انسانی

کھڑے ہین وردیان پہنے ہوے شمشاد ہر جانب

یہہ گویا کر رہے ہین سب زرگل کی نگہبانے

تماشا دیدنی ہے دیکھنے کی سیر ہے ہرجا

وہ طاؤسون کی رقاصی غزالون کی وہ جولانی

بڑھایا ہے تکلف پیلی پیلی دھوپ نے گویا

درودیوار و بام و قصر پر سونے کا ہے پانی

مبارک باد کی آواز ہر جانب سے آتی ہے

کہین قمری کہین بلبل ہے محو تہنیت خوانی

کہا دل مین الٰہی آج کیا عالم ہے دنیا کا

یہ کیسی آج کے دن خُرّمی کی ہے فراوانی

دیا او سدم سروش غیب نے مژدہ کہ ای دانش

تعجب کا ہیکو ہے کس لئے ہے تجکو حیرانی

ہوا ہے سال پڑتی ہے گرہ شاہ دکن خوش ہے

بپا ہے بحر و بر مین آج کے دن جشن سلطانی

اٹہا لے کاغذ و خامہ قصیدہ تہنیت مین لکہہ

اگر ہے تجہکو دعوای سخن گوئی زبان دانی

ہوا اک جوش اس مژدے سے جب بحر طبیعت کو

ہوا جاری زبان کلک پر یہہ مطلع ثانی

ہمایون دولت واقبال ہوا ی ظل سُبحانی

جہان کی ہے بنا جبتک ہے قایم جہانبانی

نظام الملک محبوب علیخان آصف سادس

رئیس و خسرو ملک دکن اسکندر ثانی

امیرون کا سر تسلیم جہکتا ہے یہان آکر

ادب سے آکے رکہتے ہین در اقدس پہ پیشانی

ہوا وہ سرور دوران جسے حضرت نے دی عزت

بنا وہ ہمسر شاہان عطا کی جسکو دیوانی

امیری کبیری کا تفاخر مل گیا اوسکو

دیا ہے جس کسی کو آپ نے حکم مگس رانی

نہین ہے ہند پر موقوف کہاتے ہین نمک تشکا

مسیحائی و اعرابی و ایرانی و تورانی

دیا ہے حسن صورت حسن سیرت آپکو تنہا

کیا ہے حق نے کنعان دکن کا یوسف ثانی

متقنن آپ کی سرکار کا ہے بو علی سینا

محافظ آپ کے سامان کا ہے رشک سامانی

اطبائے ریاست مین سے جسکو آپنے چاہا

ہوا حاصل شرف اوسکو ملی توقیر نعمانی

غلامی چار دن اس در کی جس نے کی ملا اسکو

خطاب ملکی و راجائی و جنگی مع خانی

گرانبار و گران قدر آپ کا تخت مبارک ہے

سبک تہا اوڑ گیا اسواسطے تخت سلیمانی

جمایا آپ کے رعب سیاست نے یہہ رنگ اپنا

کہ کوئی کر نہین سکتا سوا نرگس کے فتّانی

نہال خشک ہو خرّم جو شفقت کی نظر ڈالے

نگاہ قہر سے دیکہے تو پتہر کا ہو دل پانی

قطعہ

نہووے کس طرح سے دامن دریا مین پوشیدہ

خجل ہو دست والا سے نہ کیونکر ابر نیسانی

برس مین اک مہینا ہے دُرافشانی فقط اسکی
یہان بارہ مہینے ہے دُرافشانی زرافشانی

قطعہ

ہوے مداحی حسان سے محبوب آلٰہی خوش
اوسے حضرت نے دی ہے بارہا داد سخندانے
ہین اسدم آپ محبوب علیخان خسرو بادل
شرف دانش کا ہے مقبول ہو گر یہ ثنا خوانے
آلٰہی ہر طرح سے بامراد اس شاہ کو تو رکھہ
بحق حضرت شاہ رسل محبوب سبحانی

ایضاً و لہ قصیدہ مدحیہ

بحق پنجتن یارب ترا وہ فضل یاور ہو
کہ آصف جاہ سادس پادشاہ ہفت کشور ہو
یہہ وہ شاہ قوی دل ہے کہ جسکا دل بڑہا دیوے
بہادر ہو جری ہو پر جگر ہو اور غضنفر ہو
خوشا شمشیر پُر خم شاہ کی اور حبذا جوہر
سراپائی عروس شرمگین مین جیسے زیور ہو
کرے آزاد خوش ہو کر جو اپنے چار بندون کو
کوئی دارا کوئی سکے کوئی جم کوئی سکندر ہو
کوئی ہوگا نہ مثل و ہمسر الّا بین آئینہ
شہ بے مثل کا گر ہو تو اس صورت سے ہمسر ہو

شہ والا کا جو محل جواب چرخ چارم ہے

جو اوس مین شہ برآمد ہون جواب شاہ خاور ہو

شجاعت ساتھ ہی میرے سخاوت شہ کی کہتی ہے

صفت اوسمین وہ بیشک ہوینگی جسمین یہ جوہر ہو

چمک سے جوہرن کی تیغ پرخم شہ کی ایسی ہے

کہ جیسے ابروے خدار افشان سے منور ہو

کہنچے جب میان سے کہنچ جائے نقشہ جنگ رستم کا

سزا دشنا شنامہ شہ کی عباسی کا جوہر ہو

ہنرمندون کی قدر اہل ہنر کو خوب ہوتی ہے

خوشا بخت سخن سنجان کہ جنکا شہ سخنور ہو

کرن دستار اقدس کی چمک کر صاف کہتی ہے

کہ تھا ماہ آسمان سلطنت کے فہر انور ہو

شہنشاہ دکن کے بیحساب اوصاف نیکو ہین

لکھون ایک اک صفت کا گوشوارہ بہی تو دفتر ہو

جہان مین کون ایسا پرورش کرتا ہے لاکھون کو

ہے زیبندہ جو ایسے شہ پہ نقد جان نچہاور ہو

ہمارے شاہ کو یارب عطا فرما ظفر ایسی

کہ سر ہون دشمنون کے اور اسپ شہ کی ٹہوکر ہو

عدوئ شاہ یارب چار دیوار عناصر مین

بہائے اشک کہینچے آہ سرد اور خاک جلکر ہو

آلٰہی عالم مافی الضّمیر اس شاہ کا تو ہے
برآئے مدعا جو خاطر اقدس میں مضمر ہو

نصیر و حامی و یار و مددگار و معین شہ
نبی و حیدر و زہرا و شبیر اور شبیر ہو

ولیعہد انکو طالع سے بنے نوشہ پہلے پہولے
صدو سی سال الٰہی ظل ظل اللہ سر پر ہو

امیدیں قدر دانی کی نکیوں دانش کو ہوں شاہا
بحمد اللہ شاہ قدردان و بندہ پرور ہو

ایضاً قصیدہ تہنیت چہل سالہ جشن مبارک

کبھی چاہا نہیں نہ سا ہونے پائی سرداری	یقین ہوا کہ ہے یہ سو محض زرداری

بغیر زر نهین هوتا هے گو کوئی سردار | مگر وه زر هو که جسکے فیوض هون جاری

هون پرورش زن و مرد جوان و پیر و صغیر | گذارے چین سے مخلوق کبریا سارے

دلون سے صبح و مسا اسقدر دعا نکلے | که آئے جوش مین دریائے رحمت باری

هو جسپه رحمت باری وهی هے بس محبوب | اوسیکے سر په هے زیبنده تاج سرداری

بیان آصف سادس نظام ملک دکن | هے جو که زیب ده مسند جهانداری

بهین خدیو جهان اعانت و الطاف | نهین تهمتن میدان نصرت و یاری

ثنا مین اوس شه ذیشان کی کیا کهین سالار | ملازمون کو هو جسکے خطاب سالاری

قطعه

بها زرد عماری خاص کیا کهنا | نهو گی ایسی کوئی زیر چرخ زنگاری

سرور رنگ سے اوس کے هی ناظرین کو حصول | نهو وے کیونکه هے ارشاد حضرت باری

قطعہ بند

بلوچ و سندہی و ہندی و کابلی رومی
عرب عجم حبشی لندنی و قندہاری

یہہ جملہ ہوتے ہین یہان پرورش بفضل الہ
نصیب سبکو ہی اُس شاہ کی نمکخواری

خدا نے شاہ کیا ان تمام قومون کا
اسے کریم نے دہی ان سبہون کی سرداری

یہہ ہے جہان کی قومون کا پرورش فرما
بس اسکے واسطے زیبندہ ہے جہانداری

نثار کیون نہ کرین ایسے شہ پہ جان اپنی
ہوی ہے جان ہی محبوب سے کہین پیاری

خدا عطا کرے اس شاہ کو خضر کی عمر
بحق حضرت محبوب ایزد باری

حصول تخت کو ہو پائداری و رفعت
نصیب بخت کو ہو تا بحشر بیداری

اسیطرح سے ہون سو سال جشن سالگرہ
اسیطرح سے ہو مخلوق شادان دنیا ساری

شہا کمال ہے دانش کا بس یہ لائق قدر
کہ مدح مین بہی کی ترک است گفتاری

مبالغہ نہ تعلّی کسی صفت میں کی | جو عرض کیں وہ میں سچی ستائشیں ساری
کلام کیوں نہو دانش کا بامزہ سرکار | رگ گوشت پوست سب اوسکا نمک ہے سرکاری

قطعہ تاریخ مراجعت مع الخیر از سفر کلکتہ

سیر کلکتہ کر کے آئے حضور | سب رعایا میں خوش بحمد اللہ
کہا دانش نے مصرع تاریخ | رونق افزای شہر ہوگیے شاہ
۱۳۱۷ھ

ایضاً تاریخ مراجعت مع الخیر از سفر دہلی

جا کے دہلی ہزار شکر حضور | آج تشریف شہر میں لائے
مصرع سال عرض کر دانش | ہو مبارک حضور وہ آئے
۱۳۲۰ھ

ایضاً تہنیت و تاریخ جشن مبارک چہل سالہ

دہوم جشن چہل سالگرہ کی دانش | شاہ ہم سبکا ہے خورسند مبارک ہووے

سال اس جشن کا پوچھیں اگر اعلیحضرت
کہو۔ یہ جشن خداوند مبارک ہووے
۱۳ ۲ ۳ ھ

قطعہ تاریخ طبع مثنوی طبعزاد میر زمن انیسِ دکن
مدّاحِ آلِ رسول الثقلین استادی عالیجناب
مولوی سید اصغر حسین صاحب قبلہ ناجی مدّ ظلہ العالی

مثنوی یہہ ہوگئی مطبوع طبع خاص و عام
طبع ناجی نے کہا یہہ مصرع تاریخ طبع

شاد ہے دانش بلطف حمد دیباچہ آج
خوب ہے پند و نصیحت چھپ گئی یہ واہ آج

ایضاً قطعہ از نتایج افکار دُر رنثار عالیجناب
عموی میر دلاور علیصاحب قبلہ مدّظلّہ العالی

دانش تخلص مصنّف مثنوی ہذا

تحفہ عثمانیہ از فضل حق — مثنوی مختصر ہم مخنوی است

زانکہ شد آمیزشی با مثنویش — گوئیا این ہم کلام مولوی است

قول بنائے زمان است ارچہ راست — بہ زخروارے ہنر طالع جوی است

لیکن ارخواہد خدا گیرد فروغ — انچہ حسن ظاہری و معنوی است

رایگان نبود ریاضت انچہ رفت — از قوی قادر امیدم قوی است

لایق این اخ چو سال طبع خواست — گو جوان تازہ سخنگوی نوی است

زدر فہم دانش بپاس خاطرش — این چہا مطبوع جانہا مثنوی است

۱۳۲۴ھ

ایضاً ولہ

تحفہ عثمانیہ مین نے کہی تہی مثنوی — بہر نذر نور عین خسرو عالیمقام

فضل حق سے قدردان لایق بھتیجی مرے
مصرع تاریخ فصلی کیجیے دانش رقم

اسکو اب چھپوا دیا ہے از برائے نفع عام
کردگارا مثنوی مطبوع دلہا ہو مدام
۱۵ ۱۳ ف

ایضاً قطعہ تاریخ زادۂ طبع ہیچمدان امیدوار
رحمت ایزد منان میر محمود علی لایق تخلص
کمترین شاگرد حضرت ناجی ممدوح مدظلہ العالی

عمو نے یہہ مثنوی کہی ہے
شیرین ہے سخن کلام ہے صاف
منظوم ہے وعظ و پند کیا کیا

تحفے ایسے بہت ہین کمیاب
مضمون ہین یا کہ دُرِّ خوش آب
کیا کیا اسمین لکھے ہین آداب

لایق نے کہا یہہ طبع کا سال
کیا خوب ہے مثنوی نایاب
۲۴ ۱۳ھ

ایضاً وله

چھپی بہتر بفضل خالق اکبر	یہہ اعلیٰ مثنوی حضرت دانش
چھپی ہے مثنوی پاکیزہ کیا بہتر ١٣٢٤ھ	کہی یہہ طبع کی تاریخ لائق نے

ایضاً وله

تحفۂ عثمانیہ یہہ مثنوی	میرے عمو حضرت دانش کی ہے
خاص بہر شاہزادہ گو کہی	اس کے مضمون ہین تمامی نفع بخش
حق یہ ہے آب زر سے گر لکہے کوئی	کیسے کیسے ہین نصایح مندرج
منصفان نکتہ دان پر چہوڑ دی	اسکی طولانی ہے تعریف اسلئے

کہئے لائق مصرع تاریخ طبع

کیا ہی بہتر چھپ گئی یہ مثنوی

١٣٢٤

ایضاً ولہ

تحفۂ عثمانیہ جو مثنوی آتش کی ہے | شاکر حق وہ ہوگا [illegible]

مصرع تاریخ اوسکی طبع کا لائق کہو

مژدہ باد اب ہوئی مطبوع تحفہ مثنوی

۱۳۲۴ھ

طبع زاد جناب میر کوثر علی صاحب کوثر تلمیذ جناب مولوی محمد سلیمان صاحب

منظوم میں شہزادے کے ہیں حالات | عالی ہوا اس نظم سے نام آتش

تھا مصرع تاریخ یہ کہہ دو کوثر

ہے کاشف اسرار کلام آتش

سنہ ۱۳۲۴ھ